السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صحیح مسلم ، باب صلوۃ الکسوف میں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ : ((ثم (ای بعد الخطبۃ) رفع یدیہ فقال : اللھم ھل بلغت)) اورابو نعیم کی روایت عن ثابت البنانی : ((قال ذکر انس ابن مالک و سبعین رجلا من انصار الحدیث وفیہ فما رایت رسول اللہ ﷺ کلما صلی الغداۃ رفع یدیہ یدعو علیھم ...))[حلیۃ الاولیاء للحافظ ابو نعیم الاصبھانی ۱ ۱۲۳ ـ ۱۲۲] وقال : محب اللہ شاہ راشدی : ھذا حسن حدیث ۔ سے علامہ محب اللہ شاہ راشدیؒ مستدل ہیں کہ نماز کے بعد انفرادی واجتماعی دعا مشروع و مجور ہے ۔ آپ تبصرہ ووضاحت فرمائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم کی اس صلاۃ کسوف کے بعد خطبہ میں ہاتھ اٹھانے والی حدیث سے فرض نمازوں کے بعد دعاء میں ہاتھ اٹھانے پر استدلال درست نہیں ۔ اَولاً تو اس لیے کہ وہ نماز گرہن کے متعلق ہے اور نماز گرہن میں کئی چیزیں ایسی ہیں ، جو دوسری نمازوں میں نہیں ۔ ثانیاً اس لیے کہ یہ ہاتھ اٹھانا خطبہ میں ہے نہ کہ دعاء میں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہی ((اَللھم ھل بلغت)) اس بات پر دلالت کر رہے ہیں ۔ ثالثاً اس استدلال کا تقاضا ہے کہ فرض نمازوں کے بعد خطبہ بھی دیا جائے اور اس خطبہ میں ہاتھ اٹھا کر ((اللھم ھل بلغت)) بھی کہا جائے ، مگر یہ استدلال کرنے والے بھی ایسا نہیں کرتے ، آخر کیوں ؟

آپ کی پیش کردہ حلیہ والی روایت کے متعلق مولانا محمد صفدر صاحب عثمانی حفظہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب ''فرض نمازوں کے بعد دعاء میں ہاتھ اٹھانے کی تحقیق'' کے صفحہ نمبر : ۱۳۳ اور نمبر ۳۴ میں لکھتے ہیں : ''اس روایت کو تقریب البغیہ ترتیب احادیث الحلیہ صفحہ ۲ ۳۴۷ میں دیکھا تو اس پر باب یوں باندھا ہے ''قصۃ بئر معونۃ'' اور نمبر ۲ کے تحت حاشیہ میں تخریج میں ''أخرجہ البخاری نمبر : ۴۰۹۰ ، ومسلم (۴۶۸۱) واللفظ للبخاری'' لکھا ہے ۔ نیز ملاحظہ ہو ابن ہشام جلد نمبر ۲ ، صفحہ : ۱۶۹ تا ۱۷۹ ۔ زاد المعاد صفحہ ۲ ۱۰۹ ۔ بخاری ۲ ۵۶۸ ـ ۵۶۹ ـ ۵۸۵ اور الرحیق المختوم صفحہ ۳۹۸ وغیرہ ۔''

مزید لکھتے ہیں : ''یہ واقعہ ان ۷۰ قراء کے قتل پر پیش آیا ، جن کو بعض لوگوں نے دھوکہ سے لے جا کر راستہ میں شہید کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قاتلوں میں سے بعض کے نام لے کر ان پر نماز کے اندر رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر بددعاء کی تھی ۔ نیز ہاتھ اٹھانے کی صراحت مسند احمد ۳ ۱۳۷ اور سنن کبریٰ ، بیہقی ۲ ۲۱۱ میں ہے ، لہٰذا اس کا نماز کے بعد ہاتھ اٹھانے سے کوئی تعلق نہیں ۔''

فتاویٰ علمائے حدیث

[کتاب الصلاۃ جلد 1]

محدث فتویٰ